قرار دیا جاسکتا ہے۔ زبان کے طلبار کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہوگا

تنقیدیں ۔ از ڈاکٹر خورشید الاسلام۔ تقطیع متوسط، ضخامت ۲۴۲ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت چار روپیہ پچاس نئے پیسے۔ پتہ :۔ انجمن ترقی اردو ہند۔ علی گڈھ۔

ڈاکٹر خورشید الاسلام اب تو ایک عرصہ سے خاموش ہیں لیکن ایک زمانہ تھا جب اُن کے تنقیدی مضامین کا ادبی حلقوں میں بڑا چرچا تھا اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ موصوف کا اندازِ نگارش ایک خاص انفرادیت کا حامل ہے اور اُن میں تحلیل و تنقید کی عمدہ صلاحیت کے ساتھ دقیقہ رسی غضب کی ہے۔ یہ کتاب موصوف ہی کے تیرہ مضامین پر مشتمل ہے جو مختلف بلند پایہ رسائل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوئے تھے اس میں مولانا شبلی والا وہ مقالہ بھی ہے جسے پڑھکر مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر عبدالخالق اور نیاز فتحپوری بیساختہ تڑپ اُٹھے تھے اس کے علاوہ "امراؤ جان ادا" فسانۂ آزاد" اور خطوط نگاری" عنوان کے مقالات بھی ہیں جو اپنی اشاعت کے زمانہ میں بے حد مشہور و مقبول ہوئے تھے" اُردو زبان کے طلبا کے لئے خصوصاً اور عام اہلِ ذوق کے لئے عموماً مہدی افادی کے لفظوں میں "کتاب دو خاصہ کی چیز" ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

سن ستاون :۔ از پنڈت سندر لال، تقطیع خورد، ضخامت ۲۵۶ صفحات، کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت چار روپیہ۔ پتہ :۔ انجمن ترقی اردو ہند علی گڈھ۔

یہ کتاب پنڈت جی کی مشہور ہندی کتاب "بھارت میں انگریزی راج" جس نے شائع ہوتے ہی برطانوی حکومت کے ایوان میں زلزلہ ڈالدیا تھا اُس کا ملخص یعنی صرف اُن حصوں کا اُردو ترجمہ ہے جو ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ سے تعلق رکھتے ہیں، چنانچہ اس میں آٹھ ابواب ہیں۔ شروع کے دو بابوں میں اس ہنگامہ کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے میں بغاوت کے فوری اسباب اور واقعات جنگ کا تذکرہ ہے اس کے بعد باب چہارم سے باب ہفتم تک جنگ آزادی کی ناکامی، انگریزوں کا انتقام، ملک کے مختلف حصوں میں اُن کے مظالم اور دیگر واقعات مابعد بیان کئے گئے ہیں۔ آٹھواں باب عام تبصرہ کے لئے مخصوص ہے۔ پنڈت سندر لال ملک کے نہایت مخلص وسیع النظر اور بلند پایہ قومی کارکن ہیں اس لئے اُن کی تحریروں میں واقعیت کے ساتھ جوش اور خلوص بھی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ کتاب کے اصل ہندی اڈیشن کی طرح اردو خوانوں میں یہ ترجمہ بھی ایسا ہی مقبول ہوگا۔